ہندوؤں میں عورتوں کی بے محابا آزادی رنگ لا رہی ہے

اسلامی تمدن نے عورت اور مرد کے دوائرِ عمل علیحدہ علیحدہ قرار دیئے ہیں۔ اور ان کے عام اختلاط اور آزادانہ خلا ملا کو ناجائز ٹھیرایا ہے اگرچہ اس بات کی گنجائش رکھی ہے۔ کہ ضرورت سے مجبور ہو کر۔ یا پیش آمدہ حالات کے ماتحت عورت مردوں کی دماغی استعدادوں سے استفادہ حاصل کر سکتی ہے۔ اور اپنی دماغی قابلیتوں سے غیر مردوں کو فائدہ پہونچا سکتی ہے لیکن اس میں بھی دیوارِ پردہ کو حائل کیا گیا ہے۔ اور اس حدِ فاصل کو توڑنے کی اجازت نہیں۔ جو دونوں کے درمیان دونوں کے فائدہ کے لئے قائم ہے۔ مختصر یہ کہ اسلام نے ایک ایسا مکمل نظامِ تمدن پیش کیا ہے جس میں انسانی سوسائٹی کا کوئی حصہ نہ تو کسی فائدہ سے محروم رہ سکتا ہے۔ اور نہ کسی حصہ کو کوئی نقصان پہونچ سکتا ہے۔

اسلام کے نادان دشمن۔ اور عاقبت نااندیش غیر مسلم اس چیز کو عورت کی آزادی کے منافی قرار دے کر اسلام پر یہ اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ کہ اس نے عورت پر ظلم کیا ہے۔ اور اپنی ذہنی ترقی۔ حریتِ فکر۔ اور خیالات کی بلند پروازی کا اقتضاء یہی سمجھتے ہیں کہ عورتوں پر سے ہر قسم کی پابندیاں ہٹا دیں۔ نوجوان لڑکیوں اور لڑکوں کی مخلوط تعلیم کو بہترین طریق تسلیم کیا جاتا ہے۔ عورتوں کو کلبوں۔ سوسائٹیوں مجلسوں۔ بازاروں۔ تماشہ گاہوں اور تفریحی مقامات پر آزادانہ آنے جانے کو تہذیب کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ غیر مردوں کے ساتھ ان کے میل جول یا اختلاط پر کسی قسم کے اعتراض کو زمانہ جہالت کی یادگار قرار دے کر اس کا مضحکہ اڑایا جاتا ہے۔ اس قسم کی باتوں نے یورپ کی اہلی زندگی کو جس طرح تباہ کر کے مرد عورت کے قلوب کو حقیقی مسرت و راحت سے محروم کر رکھا ہے اس کی مثالیں انگریزی اخبارات کا مطالعہ کرنے والوں سے پنہاں نہیں لیکن افسوس کہ ہمارے برادرانِ وطن مغربیوں سے اپنے ملک کو خالی کرانے کے لئے جس شد ومد سے برسرِ پیکار ہیں۔ اس سے کہیں زیادہ جد و جہد وہ مغربیت کو اپنے تمدنی نظام میں داخل کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔

لیکن ابھی کہ وہ اس سفر کی ابتدائی منازل پر ہی ہیں۔ اور عورت کی آزادی یا بالفاظِ دیگر اس کی بے پردگی۔ اور آوارگی کو مغرب کے معیار تک نہیں پہونچا سکے۔ ان میں سے ایک طبقہ کو اس راہ کی مشکلات کا احساس ہونے لگا ہے۔ اور وہ بڑے زور کے ساتھ اس کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں چنانچہ اخبار "ملاپ" ۲۰ اگست ۱۹۳۸ء (ہفتم اشٹمی ایڈیشن) میں "بھارت ورش کی ترقی و تنزل میں عورتوں کا ہاتھ" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے:۔

"سب سے اول ہمیں عورتوں کی تعلیم کو ہی لینا چاہیئے۔ عورتوں کی تعلیم کا مخلوط طریق جو اس وقت کئی سکولوں میں رائج ہے۔ وہ نہایت بُرا ہے۔ اس کے بد نتائج نظر بھی آرہے ہیں۔ آئے روز کوئی کوئی نہ کوئی واقعہ ہوتا ہی رہتا ہے اور آئندہ اس کے نہایت بُرے نتائج برآمد ہونگے۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ روزانہ مشاہدہ میں دیکھا جاتا ہے۔ کہ جس قدر جھگڑے۔ فساد یا اغوا وغیرہ کے واقعات تعلیم یافتہ عورتوں میں ہوتے رہتے ہیں۔ اس سے بدرجہا کم دوسری عورتوں میں واقعہ ہوتے ہیں"۔

تعلیم یافتہ ہندو عورتوں کی یہ حالت جو "مشاہدہ" پر مبنی ہے۔ اس کی وجہ سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے۔ کہ انہیں آزادانہ طور پر مردوں سے خلا ملا کے مواقع ملتے رہتے ہیں جس سے ان میں اس قسم کے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے بالمقابل ایسے واقعات "دوسری عورتوں میں بدرجہا کم" ہونے کی وجہ بھی سوائے اس کے کوئی نہیں۔ کہ ان کے لئے ایسے مواقع کم ہوتے ہیں یہی نہیں۔ بلکہ "مشاہدہ" اس سے بھی آگے جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ "کئی اعلیٰ تعلیم یافتہ عورتیں اپنے خاوندوں کا بڑا اثاثہ فیشن پرستی اور عیش و عشرت میں ضائع کر کے آخر نہایت ملعون زندگی گزارتی ہیں۔ خاندان کو داغ لگا دیتی ہیں۔ خاوندوں کی زندگی تباہ و برباد کر کے کسی جگہ کا نہیں چھوڑتیں۔ بہت عجیب عجیب مثالیں دیکھنے میں آتی ہیں"۔

اگر ہمارے غیر مسلم دوست غور کریں تو وہ اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر اپنے آپ کو مجبور پائیں گے۔ کہ یہ تعلیم کی وجہ سے نہیں بلکہ غلط رنگ میں اور غلط طریق پر تعلیم دلانے کی وجہ سے ہے۔ اور وہ غلطی یہی ہے۔ کہ شوق تعلیم میں اس حد فاصل کو توڑ دیا جاتا ہے۔ جو قدرت نے عورت اور مرد کے درمیان قائم کی ہے۔ "ملاپ" بھی لکھتا ہے:۔

"قدرت کے نیم اٹل ہیں۔ قدرت نے ہر چیز کو مناسب اور درست چلانے کے لئے جو نظام بنا رکھا ہے۔ وہ اٹل رہے گا۔ جو قوانین مرد و عورت کی بہتری کے لئے بنا رکھے ہیں۔ انہی قوانین کی پابندی سے ہم قدرت کے سکھ حاصل کر سکیں گے۔ ذرا بھی خلاف ہونے سے ان سکھوں سے محروم ہو کر اپنے کئے کی سزا پائینگے درحقیقت قدرت نے عورت کو گھریلو زندگی کے لئے بنایا ہے۔ یہ قدرت کا ایک اٹل نیم ہے۔ اگر واقعی قدرت کے اصولوں کے مطابق اس نیم پر کاربند رہا جائے۔ تو زندگی ہر طرح خوش مزہ اور پر لطف ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کے برعکس عورت گھر کے کام کاج کو چھوڑ کر مرد کے پہلو بپہلو دفتروں کا کام دوکانداری کا کام۔ یا بزنس کا کوئی وسیلہ اختیار کر لیتی ہے تو اس کا نتیجہ قدرتی طور پر وہی ہوگا۔ جو قدرت کے اصولوں کے خلاف چلنے سے ہونا چاہیئے"۔ دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام نے عورتوں کیلئے غیر مردوں سے علیحدہ اور بے تعلق رہنے کے متعلق جو حکم دیا ہے۔ وہ قانون قدرت کے مطابق ہے۔ اور اس کی خلاف ورزی کرنیوالے اس کا خمیازہ ضرور اٹھاتے ہیں۔

تحریک جدید کے مطالبہ وقف زندگی

پر

لبیک کہنے والوں کے لئے

کچھ عرصہ ہوا اخبار الفضل میں ایسے اصحاب کے لئے جنہوں نے اپنے آپ کو تحریک جدید کے مطالبہ وقف زندگی کے ماتحت پیش کیا ہے لکھا تھا۔ کہ عنقریب ان کے لئے ایک کورس تجویز کر کے اس کی اطلاع ان کو دے دی جائے گی۔ تاکہ جب تک ان کو باقاعدہ طور پر تحریک جدید کے کسی کام کے لئے نہیں لیا جاتا وہ جہاں ہوں۔ اور جو کام کرتے ہوں۔ اسے وہیں جاری رکھتے ہوئے ساتھ کے ساتھ اپنے آپ کو اس وقت کے لئے بھی تیار کرتے رہیں۔ جبکہ اچانک ان کی خدمات کی تحریک جدید کو ضرورت پیش آجائے۔ اور اس وقت وہ اپنے آپ کو بالکل اس کے لئے تیار پائیں۔

چونکہ ایسے دوست کوئی نہ کوئی کام ضرور کر رہے ہوں گے۔ جو ان کی معاش کے لئے ضروری ہے۔ لہذا ان کے لئے یہ کورس بہت ہلکا تجویز کیا گیا ہے یہ کورس تحریک جدید سال چہارم کے بقیہ عرصہ یعنے ۳۱ دسمبر ۱۹۳۸ء تک کے لئے ہوگا۔ اس کے بعد انشاء اللہ ایسے دوستوں کا قادیان میں ہی امتحان بھی ہو جایا کرے گا۔ اور جو دوست جلسہ سالانہ پر تشریف نہ لا سکیں گے۔ ان کے پاس پرچہ بھیج دیا جایا کرے گا۔ کتب حسب ذیل ہیں۔

(۱) فتح اسلام (۲) توضیح مرام (۳) ازالۂ اوہام ہر دو حصہ (۴) آسمانی فیصلہ (۵) نشان آسمانی (۶) آئینہ کمالات اسلام (۷) برکات الدعا (۸) شہادت القرآن (۹) انوار الاسلام (۱۰) ضیاء الحق

انچارج تحریک جدید قادیان

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو گلے کے درد کی شکائت رہتی ہے۔ اور شام کے وقت کچھ حرارت بھی ہو جاتی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو آج پیشاب کی زیادہ تکلیف ہو گئی۔ نیز ایک آنکھ میں بھی تکلیف ہے دعائے صحت کی جائے۔

عبدالرحمٰن صاحب کپور تھلوی نے کل دوپہر اپنے لڑکے عبدالرحیم صاحب کی دعوت ولیمہ میں بعض اصحاب کو مدعو کیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شرکت فرمائی۔

صوفی محمد ابراہیم صاحب بی۔ ایس سی کی اہلیہ بیمار ہے۔ نیز ڈاکٹر ولائت شاہ صاحب کی لڑکی جس کی حال ہی میں شادی ہوئی ہے سخت بیمار ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں:

قادیان میں تبلیغ احمدیت کے خوشکن نتائج

قبل ازیں شائع کیا گیا تھا کہ قادیان میں پانچ خاندان جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس تحریک میں روز افزوں ترقی ہو رہی ہے۔ اور محلہ دارالبرکات میں پچھلے دنوں ۱۳ مزید اشخاص حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اگر نابالغ بچوں کو بھی شامل سمجھا جائے۔ تو کل تعداد ۱۹ ہو جاتی ہے۔ ان لوگوں کے بیعت کرنے سے احرار نے جو اڈا دارالبرکات میں قائم کیا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے اس کا خاتمہ کر دیا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ان نئے بیعت کنندگان کے لئے استقامت و برکت کی دعا فرمائیں:

یہ نئی کامیابی مکرم گیانی واحد حسین صاحب اور مہاشہ محمد عمر صاحب کی سعی مشکور کا نتیجہ ہے جزاھما اللہ مناخیرا۔ خاکسار فتح محمد سیال

تقرر امراء جماعت ہائے احمدیہ

(۱) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حسب ذیل اصحاب کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔

(ا) جماعت احمدیہ بمبئی . . . . سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب

(ب) " " ناگپور . . . . . شیخ قدرت اللہ صاحب پنشنر

(ج) پراونشل انجمن احمدیہ بہار . . . مولوی سید وزارت حسین صاحب (نائب امیر)

(۲) جماعت احمدیہ کوہاٹ کے امیر خان بہادر محمد علی خان صاحب چونکہ فوت ہو گئے ہیں۔ اس لئے ان کی جگہ حضور نے مرحوم کے لڑکے ظہور احمد صاحب کو مقامی جماعت کے انتخاب اور پراونشل امیر صوبہ سرحد کی رپورٹ پر امیر مقرر فرمایا ہے۔ یہ انتخاب فی الحال صرف ایک سال یعنے آخر اگست ۱۹۳۹ء تک کے لئے منظور کیا گیا ہے۔ اس کے بعد نیا انتخاب ہونا چاہیئے۔ ناظر اعلےٰ

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۲۸۱) وحی

ماکان لبشرٍ ان یکلمہُ اللہ الا وحیًا ۔ ۔ ۔ ۔ الآیہ:۔ کلام الٰہی تین طرح انسان پر نازل ہوتا ہے۔ بذریعہ وحی۔ بذریعہ رویا وکشوف۔ بذریعہ تمثل ملائکہ۔ اس میں تیسری قسم سب سے زیادہ عظیم الشان ہے۔ اور قرآن پہلی اور تیسری قسم کے کلام کا مجموعہ ہے کبھی وُہ بذریعہ وحی کے نازل ہوتا تھا۔ کبھی بذریعہ فرشتہ کے۔ وحی کے معنے ہیں براہ راست بندہ کے کسی حواس پر خدا کے کلام کا نازل ہونا۔ اس وحی سے پہلے تو رُبودگی ایک قسم کی فردی ہے۔ یعنی دُنیا کے تعلقات سے انقطاع۔ اور وُہ کئی طرح ہوتا ہے کبھی تو غفلت یا غنودگی ہو جاتی ہے۔ کبھی ہوش باقی رہتا ہے۔ مگر سب سامنے کی چیزیں کالعدم ہو جاتی ہیں کبھی صرف آنکھیں بند ہو جاتی ہیں غرض حواس کا تعلق دُنیا کی اشیاء سے پورا قائم نہیں رہتا۔ اس انقطاع کے بعد پھر وہ کلام یا تو زبان پر جاری ہو جاتا ہے۔ یا کانوں کو سُنائی دیتا ہے۔ یا لکھا ہوُا دکھائی دیتا ہے۔ یا دل میں گرتا ہوُا معلوم ہوتا ہے۔ اور دل سے زبان پر آجاتا ہے یعنی مطلب اور مفہوم دل پر نازل ہوتا ہے اور وہاں سے زبان اسے انسانی الفاظ میں خود ادا کر دیتی ہے۔ جو کلام زبان پر جاری ہوتا ہے وہ یا تو سوتے میں جاری ہوتا ہے اور بندہ اسکی آواز سے بیدار ہو جاتا ہے۔ اور اسے محفوظ کر لیتا ہے۔ یا سمجھ لیتا ہے۔ یا جاگتا ہو۔ تو ایکدم ربودگی ہو کر زبان پر جاری ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی ہوش بھی آجاتا ہے یا بعض دفعہ انسان اپنے کسی خیال میں محو ہوتا ہے تو وہ کلام اسکی زبان پر بے اختیار جاری ہو جاتا ہے۔ لیکن بندہ اپنے اسی خیال میں محو رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وُہ بار بار زبان پر آتا ہے۔ تو وہ چونک کر پھر اُدھر متوجہ ہوتا ہے۔ اور اس کلام کو سُنکر سمجھنے کی کوشش کرتا ہے جب سمجھ لیتا ہے۔ تو پھر اس کی بار بار تکرار بند ہو جاتی ہے۔ اور اس وقت معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کوئی بیرُونی کلام تھا جو میری زبان پر میری محویت یا بے خیالی کے عالم میں جاری تھا۔ اور دیر تک مَیں اسے سمجھا ہی نہیں۔ پھر ادھر خیال آیا تو معلوم ہوُا کہ وُہ کلام خدا کی طرف سے ہے۔ جب اسے محفوظ کر لیا۔ تو وُہ نزول بند ہو گیا۔ گویا بندہ کی توجہ دوسری طرف ہوتی ہے۔ مگر کلام اس کی زبان پر گرامو فون کی طرح جاری ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ وُہ چونک کر اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور پھر معلوم کرتا ہے۔ کہ اس کی زبان اس وقت کسی بیرُونی اثر کے ماتحت چل رہی تھی۔

تمام وُہ کلمات جو زبان پر الہامی طور سے جاری ہوتے ہیں۔ ایک قسم کے نہیں ہوتے وُہ کبھی آہستہ کبھی درمیانی آواز کبھی بلند آواز سے نکلتے ہیں۔ مگر ہر الٰہی وحی کے ساتھ اس کا اثر دل پر ضرور ہوتا ہے۔ اور ہر وحی حسب ذیل کمال رکھتی ہے ورنہ اس کے الہام ہونے میں شُبہ ہے:۔

(۱) اس میں کوئی نیا علم اس مُلہم کے لئے ہوتا ہے۔ (۲) پیشگوئی یا غیب ہوتا ہے۔ (۳) قدرت کا اظہار ہوتا ہے (۴) حکم ہوتا ہے (۵) بشارت یا انذار ہوتا ہے۔

سب سے زیادہ عام وقت الہام کا تہجد اور صبح کے درمیان ہے لیکن دوسرے اوقات میں بھی ہوتا ہے۔ علاوہ کان زبان۔ اور تحریر کے باقی حواس پر بھی وحی نازل ہوتی ہے۔ مگر بطور وحیٔ خفی کے نہ کہ لفظی کلام۔ مثلاً حضرت یعقوبؑ کا یوسف علیہ السلام کی قمیص سے ان کی خوشبو سونگھ لینا۔ یا کسی سے مصافحہ کرتے وقت اس کے اندرونہ کا احساس ہو جانا یا کسی شخص کے پاس بیٹھ کر یا نماز میں اس کے ساتھ کھڑے ہو کر اسکی اندرونی کیفیت کا ایک حد تک محسُوس کر لینا یہ سب الہام ہی کی قسمیں ہیں۔ اور جس طرح وحی متلو کے وقت انسان پر ایک کیفیت ایسی طاری ہو جاتی ہے جس کا ذکر احادیث میں آتا ہے۔ کہ حضورؐ پر علاوہ رُبودگی کے گرمی۔ اور پھر پسینہ اور چہرہ کا سُرخ ہو جانا وغیرہ نمایاں ہو جاتا تھا۔ اسی طرح الہام کے وقت کچھ نہ کچھ ایسی صورت ضرور پیدا ہو جاتی ہے اور وحیٔ خفی یعنی نزولِ معرفت کے وقت بھی یہ کیفیت کسی قدر ضرور پیدا ہوتی ہے۔ چہرہ گرم اور سُرخ ہو جاتا ہے آواز میں خاص جوش ہوتا ہے۔ اور الفاظ بے تکان دبے تکلف نکلنے چلے جاتے ہیں۔ اور پیچھے سے علم کا دریا امنڈتا چلا آتا ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام کے خاص خاص خطبات میں جب یہ حالت شروع ہوتی ہے۔ تو میں عموماً اُسے پہچان لیتا ہوں۔ اور جب ختم ہو جاتی ہے تو فوراً معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ گویا وہ Current Switch off ہو گئی ہے

یہی حال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دیکھا تھا۔ تقریر فرماتے تھے۔ تو بعض اوقات آدھ گھنٹہ اپنے علم اور زبان کے زور پر چلتے تھے۔ پھر یکدم معلوم ہوتا تھا۔ کہ اب اوپر سے ایک نئی برقی رَو سے کنکشن ہو گیا بس پھر کیا تھا۔ معارف اور علوم کا دریا بہنے لگتا۔ تقریر میں نہایت درجہ روانی آجاتی۔ چہرہ سُرخ ہو جاتا۔ آواز بلند ہو جاتی اور آنکھیں بند۔ پھر کچھ دیر کے بعد یکدم وُہ تقریر ختم ہو جاتی اور ایک break کی کیفیت سننے والے کو محسُوس ہوتی۔ بس پھر خاموش ہو جاتے۔ یہ نمونہ ہے معرفت یا وحیٔ خفی کی رَو کا:۔

تحریری وحی علاوہ کسی تحریر کے دکھائے جانے کے خود اپنی تحریر کے دوران میں بھی کبھی شروع ہو جاتی ہے اور انسان لکھتے لکھتے یکدم اپنے ارادہ سے باہر ہو جاتا ہے اور تحریر حسب منشاء الٰہی جاری رہتی ہے۔ یہاں تک کہ صفحہ دو صفحہ لکھ کر وہ کیفیت جاتی رہتی ہے اس وقت معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ حصہ میرے ارادہ اور میرے منشاء سے نہیں لکھا گیا۔ بلکہ بیرُونی الٰہی طاقت نے مجھ سے لکھوایا ہے

(۲۸۲) مسیح موعودؑ رسُول اللہ

ربنا وابعث فیھم رسولًا منھم یتلوا علیھم اٰیاتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکّیھم۔ اے ہمارے رب ان لوگوں میں ایک ایسا رسُول مبعوث فرما۔ جو تیرے نشانات ان پر ظاہر کرے۔ ان کو کتاب سکھائے حکمت بتائے۔ اور ان کو پاک کرے۔ یہاں سے معلوم ہوُا کہ انبیا کے یہ چار کام ہیں جنہیں کرنے کے لئے وُہ دُنیا میں مبعوث ہوتے ہیں۔ اب اس آیت کے معیار پر ہی پرکھ کر دیکھ لو۔ کہ آیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کے رسُول تھے۔ یا نہیں؟ (۱) حضور علیہ السلام نے دُنیا کے سامنے سینکڑوں تازہ بتازہ نشانات خدا تعالےٰ کے وجُود۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی صداقت پر پیش کئے۔ جو حضور کی تمام کتب خصُوصاً حقیقۃ الوحی میں مندرج ہیں۔

(۲) اسی طرح حضور کی تحریریں۔ اور تقریریں قرآن مجید کی اکثر آیات کی تفسیر سے بھری پڑی ہیں۔ اور حضورؑ نے ایسے ایسے معانی سکھائے ہیں۔ جو دُنیا میں ابھی تک نازل نہ ہوُئے تھے:۔

(۳) حکمت اور اسرار شریعت اور وجوہات احکام اور کلام اللہ کی باریکیاں اور اسلام کے کمالات عقلی طور سے اس طرح کثرت سے بیان کئے۔ کہ احمدیت۔ اسلام کی ایک بالکل نئی شان ظاہر کرنے لگی:۔

(۴) ایک ایسی پاک جماعت تیار کی جو تزکیۂ نفوس میں دُنیا کی ہر جماعت سے ممتاز ہے۔ جن کے عقائد پاک جن کے اعمال پاکیزہ جن کے دل طہارت اور تقدس سے بھرے ہوُئے جن کے سینے خدا اور رسُول کی محبت سے معمور۔ غرض جس طرح درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح ان چار باتوں کو اس زمانہ میں نئے طور پر پُورا کر کے حضورؑ نے اپنی رسالت پر مہر لگا دی۔ جو دشمن سے دُشمن بھی اعتراف کرے گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بکثرت نشانات پیش کئے ہیں۔ اور قرآن مجید کے خوب معانی کھولے ہیں۔ اور حکمت احکام اور فلسفہ مسائل اسلام کو سب سے بڑھ کر بیان کیا ہے۔ اور ایک عجیب جماعت تیار کی ہے۔ جو دوسرے جملہ اہل مذاہب سے

ہندوستان میں غلامی کا رواج اور اسلام

پروفیسر ایشوری پرشاد صاحب نے ہندوستان میں غلامی کے رواج کے سلسلہ میں اسلام پر جو اعتراض کیا تھا۔ اس کے متعلق اختصاراً بعض باتیں ایک گزشتہ پرچہ میں بیان کی جا چکی ہیں۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ اسلام پر یہ اعتراض محض تعصب یا جہالت کی کرشمہ سازی ہے۔ کیونکہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے دنیا سے غلامی کی لعنت کو مٹایا۔ اور انسانیت کے وقار اور شرف کو قائم کیا ہے ہندوستان میں غلامی کا رواج اور آغاز اسلام کی آمد کے ساتھ نہیں بلکہ آریوں کی آمد کے ساتھ ہوا تھا۔ جنہوں نے یہاں داخل ہوتے ہوئے ملک پر نہائت جابرانہ رنگ میں اپنا قبضہ و تسلط قائم کر کے قدیم باشندوں کو ذلیل ترین زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیا۔ پرانا سنسکرت کا لٹریچر اس امر پر شاہد ناطق ہے کہ ہندوستان کے اصلی باشندوں کو ہندو سوسائٹی میں کوئی درجہ حاصل نہ تھا۔ بلکہ اب تک نہیں ہے جب آریوں نے ان کے ملک پر یورش شروع کی۔ تو انہوں نے سخت مزاحمت کی۔ لیکن آریوں کی طاقت کے مقابلہ میں ان کی کوئی پیش نہ جاسکی۔ اور آخر کار ان کو مغلوب ہونا پڑا۔ آریوں نے غلبہ حاصل کرتے ہی اصل باشندوں کے گھروں کو تباہ کر دیا۔ ان کی فصلیں اجاڑ دیں۔ اور ان کی ہر قسم کی جائیدادوں کو ضبط کر لیا۔ اور انہیں مجبور کر دیا کہ آبادیوں کو چھوڑ کر جنگلوں میں پناہ لیں۔ یا پھر مفتوحین کی غلامی میں عمر بسر کریں۔ اور یہ ایک تاریخی واقعہ ہے کہ اسی وقت سے ہندوستان میں غلامی کی ابتدا ہوئی۔ اور ہندوؤں کی مذہبی کتابیں غلام بنانے کی تعلیمات سے بھری پڑی ہیں۔ چنانچہ رگوید منڈل ۷ سوکت ۸۶ منتر ۷ میں مفتوحین کو غلام بنانے کا ذکر ہے۔ اتھروید ادھیائے ۵ ورک ۲۲ منتر ۶ میں بتایا گیا ہے۔ کہ مفتوحین کی بیویوں اور لڑکیوں کو لونڈیاں اور دیوداسیاں کس طرح بنانا چاہیئے۔

ایترے برہمن ادھیائے ۲ منتر ۱۹ میں درج ہے کہ مفتوحین کی عورتوں کو کنچنیوں کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا۔

ان حوالوں سے یہ بات بالوضاحت ظاہر ہے کہ ہندوستان میں غلامی کی ابتدا اسلام کی آمد کے ساتھ نہیں ہوئی۔ بلکہ ہندوازم کے ساتھ ہوئی۔ بدھوں کے زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ غلاموں کی بھرتی بدستور ہے۔ Jataka Story (۲۲۰ IV) میں بتایا گیا ہے کہ آزاد لوگوں کو غارت گری کے ذریعہ پکڑ کر کس طرح غلام بنایا جاسکتا ہے ایک اور (۲۰۰ I) Jataka Story میں آزاد لوگوں کو جوڈیشل سزا کے طور پر غلام بنانے کا ذکر پایا جاتا ہے۔ Periplus میں خوبصورت لڑکیوں اور لڑکوں کی درآمد نظر آتی ہے۔ جو بادشاہوں اور امرا کے محلات میں غلام اور لونڈیوں کے طور پر رکھے جانے کے لئے ہوتی تھی (صـ۳۶)

ہندو دوست اس قسم کے مذہبی اور تاریخی شواہد کی تردید کے لئے یونانی سیاح میگاستھنیز کی آڑ لیا کرتے ہیں۔ اور یہ صحیح ہے۔ کہ اس نے اپنے زمانہ میں ہندوستان میں غلامی کی موجودگی کا ذکر نہیں کیا۔ لیکن اسی زمانہ کے ہندوستانی مؤرخین کے کسی حوالہ سے اس کی تصدیق نہیں ہو سکتی۔ اور جب یہ امر واقعہ ہے۔ کہ اس زمانہ کے ہندوستانی مؤرخین نے اس کی تردید کی ہے۔ تو ان کے مقابلہ میں ایک غیر ملکی سیاح کی رائے کوئی وقعت نہیں رکھ سکتی۔ چنانچہ ارتھ شاستر کے مصنف نے جو اسی زمانہ سے تعلق رکھتا ہے۔ جس میں میگاستھنیز سیاحت ہند کے لئے یہاں آیا تھا۔ اس رسم کو مفصل اور بالوضاحت بیان کیا ہے۔ علاوہ ازیں اشوک کے فرامین میں بھی اس رسم کا ذکر موجود ہے۔ اور ان کی موجودگی میں ایک غیر ملکی سیاح کی کسی بات کو بطور سند پیش کرنا تنکے کا سہارا لینے والی بات ہے

منو کے زمانہ میں شودر اور غلام ایک ہی صف میں نظر آتے ہیں۔ اور دونوں میں کوئی امتیاز دکھائی نہیں دیتا۔ شودر کی زندگی کی غرض و غائت ہی یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ برہمنوں کی خدمت کرتا رہے۔ اس کے سوا وہ جو کچھ کرے رائیگاں ہے (۱۰-۱۲۳) پھر اس زمانہ میں عورتوں کی خرید و فروخت بھی باقاعدہ ثابت ہے۔ (۹-۵۵) منوشاستر میں شودر سے حلفیہ بیان لینے کا یہ طریق بتایا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے ہاتھ میں آگ اٹھائے۔ یا اسے پانی میں پھینک دیا جائے۔ اگر اس کا ہاتھ نہ جلے۔ یا وہ غرق نہ ہو۔ تو اسے راستی پر سمجھا جائے۔ ورنہ نہیں مذہبی کتب کا مطالعہ اور پھر ان کے ذریعہ کسی روحانی ترقی کے حصول کا تو ذکر ہی کیا۔ شودر کو اس بات کی بھی سخت ممانعت ہے کہ وید یا دیگر مذہبی کتابوں کو مس بھی کرے۔

یہ اور اس قسم کے بے شمار احکام شودروں یا غلاموں کے لئے موجود ہیں۔ جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ ہندو تہذیب و تمدن نے ایک ایسا زہر یلا درخت ہندوؤں میں نصب کیا۔ جس کی موجودگی میں کوئی ایسی چیز جو انسانیت کے لئے نفع رساں یا فائدہ بخش ہو جڑ نہیں پکڑ سکتی۔ اور اسکی تعلیم اور تاریخی واقعات کی موجودگی میں ہندوستان میں

خلافت جوبلی فنڈ میں

جماعت ہائے بیرون ہند کا حصہ

سالٹ پانڈ گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ کی جماعت نے پچیس پاؤنڈ سترہ شلنگ سات پنس خلافت جوبلی فنڈ میں وصول کر کے ارسال کئے ہیں۔ یہ رقم جو کہ تقریباً -/343 روپے کی ہے۔ اپنی مالی کمزوری کے باوجود جبکہ مقامی کارکنوں کی تنخواہ کا ایک سو پاؤنڈ کے قریب جماعت پر قرضہ کا بار ہے۔ انہوں نے جمع کر کے بھیجی ہے۔ جو کہ خلافت کے ساتھ وابستگی و اخلاص کا بین ثبوت ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

اسی طرح ہمارے مخلص دوست منیر الحصنی صاحب نے حیفا سے ایک سو پچاس روپیہ خلافت جوبلی فنڈ میں ارسال فرمایا ہے۔ اس سے پہلے جماعت کبابیر 47/8/6 روپے بھیج چکی ہے۔ اللہ تعالے ان سب کو جزائے خیر دے۔ دوسرے احباب بھی اس تحریک میں شامل ہو کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال قادیان

تاج کمپنی کا شائع کردہ قرآن مجید اور "پیغام صلح"

الفضل ۲۶ رجون میں "تاج کمپنی کا شائع کردہ قرآن مجید اور مولوی محمد علی صاحب" کے عنوان سے ایک مختصر نوٹ شائع ہوا تھا۔ اس کے جواب میں "پیغام صلح" میں ایک مضمون زیر عنوان "حضرت مرزا صاحب کی عظیم الشان خدمت قرآن کا ذکر مولانا محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ کی زبانی اور مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مبلغ جماعت قادیانی کی ناقدردانی" مولوی عزیز بخش صاحب بی اے کے نام سے شائع ہوا ہے۔ مجھے اتنا طویل اور تعجب خیز عنوان پڑھ کر حیرت ہوئی۔ کہ مولوی محمد علی صاحب ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی عظیم الشان خدمتِ قرآن کا ذکر کریں۔ اور میں اس کی ناقدردانی کروں؟ سراسر غلط ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی خدمتِ قرآن کا ذکر تو مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری یا کوئی آریہ و عیسائی بھی کرے تو ہم اس کی قدر کرتے ہیں۔ بھلا اگر مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی خدمتِ قرآن کا ذکر کریں۔ تو ہم ناقدردانی کردیں۔ یہ کس طرح ممکن ہے؟ انتہائی تعجب ہے۔ کہ میرے متعلق "پیغام صلح" کے مضمون نویس نے کس طرح لکھ دیا۔ کہ "یہ مبلغ صاحب خود احمدی کہلا کر اپنے پیشوا کی خدمتِ قرآن کے عظیم الشان کام کو دنیا کے سامنے پیش کیا جانا پسند نہیں کرتے"

آہ! انسان تعصب میں مبتلا ہو کر کہاں سے کہاں پہنچ جاتا ہے۔ ہمارے پیشوا کے عظیم الشان کام کا ذکر تو الگ اگر کوئی شخص آپ کا نام بھی عزت سے لیتا ہے۔ تو ہم اسے سر آنکھوں پر بٹھاتے ہیں۔ محولہ بالا نوٹ میں نہ اشارتاً نہ کنایتاً لکھا گیا ہے۔ کہ احمدی اپنے پیشوا کی خدمتِ قرآن کے عظیم الشان کام کو پیش کیا جانا ناپسند کرتے ہیں۔ یہ محض ہمارے غیر مبائع دوستوں کے تعصب کی کرشمہ سازیاں ہیں۔

میں نے جناب مولوی محمد علی صاحب کے ان الفاظ پر منصفانہ تنقید کی تھی جو انہوں نے تاج کمپنی کے شائع کردہ قرآن مجید کے سلسلہ میں کہے تھے۔ اور کمپنی مذکور کے کام کو وزیر اعظم پنجاب کے پسند کرنے پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا تھا۔ اور تاج کمپنی کی خدمت قرآن کو کاغذ اور سیاہی کی خوبصورتی قرار دیا تھا۔ ظاہر ہے کہ اس موقعہ پر مولوی صاحب کا یہ رویہ پسندیدہ نہیں تھا۔ یہ بالکل سچ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی خدمتِ قرآن کے مقابلہ پر غیر احمدی کیا کسی احمدی بلکہ جماعت احمدیہ کی مجموعی خدمت بھی پیش نہیں کی جاسکتی۔ مگر اس میں کیا شبہ ہے کہ محب قرآن کے لئے کسی شخص کا ادنیٰ خدمتِ قرآن بجا لانا بھی باعث مسرت ہے۔ اے کاش! مولوی محمد علی صاحب اسی نقطۂ نگاہ سے دوسروں کے تراجم کو بھی دیکھنا شروع کردیں۔ مجھے افسوس ہے کہ مولوی عزیز بخش صاحب کا مضمون بھی اس روح سے خالی ہے انہیں یہ فکر ضرور ہے۔ کہ کہیں غیر احمدی مولوی محمد علی صاحب کے اس طریق سے برافروختہ نہ ہوجائیں۔ لیکن انہیں یہ خیال ہرگز نہیں کہ مولوی صاحب کی اس ذہنیت کا نتیجہ کبھی اچھا نہیں نکل سکتا۔

اگر جناب مولوی محمد علی صاحب نے انگریزی ترجمہ قرآن کے دیباچہ میں لکھا ہے۔ کہ معارف و نکات "حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی روحانی تربیت کا نتیجہ ہیں" تو یہ حقیقت سے بہت کم اعتراف ہے۔ آخر کیا آپ لوگ یہ توقع رکھتے تھے۔ کہ مولوی صاحب اتنا اقرار بھی نہ کرتے لیکن واضح رہے کہ اس قسم کے اعتراف سے وہ انگریزی ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کے مطابق قرآن مجید کی تفسیر قرار نہیں دیا جاسکتا۔ کیونکہ اس میں متعدد مقامات پر حضرت اقدس کی تعلیم کے سراسر خلاف بیان کیا گیا ہے۔ مختصر یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان خدمت قرآن مجید کا اعلان کرنا ضروری اور واجب ہے۔ تاہم مولوی صاحب کے وہ ریمارکس قابلِ اصلاح ہیں۔ جو انہوں نے تاج کمپنی کے شائع کردہ قرآن مجید پر کئے ہیں۔ کیا غیر مبایعین اس بات کو سمجھنے کی کوشش کرینگے؟

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

نیشنل لیگ قادیان کی مجلس عاملہ کا اہم اجلاس

قادیان ۲۴ راگست کل مقامی نیشنل لیگ کی مجلس عاملہ کا ایک اہم اجلاس الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؔ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مختصر سی تقریروں کے بعد شیخ رحمت اللہ شاکر نے حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا۔

(۱) یہ جلسہ اس پولیس کانسٹیبل کی بے آئینی۔ گستاخی اور مخرجین کی بے جا حمایت کے خلاف پرزور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ جو عبدالرب مخرج کو پرائیویٹ راستہ سے لیکر جا رہا تھا۔ اور جس نے صرف نمبر دریافت کرنے پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک معزز و محترم رکن جناب خاں صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال سے غیر شریفانہ رویہ اختیار کیا۔

(۲) دوسرا ریزولیوشن چوہدری ظہور احمد صاحب جنرل سیکرٹری نیشنل لیگ نے پیش کیا۔ جو یہ ہے:-

یہ جلسہ عبدالرب مخرج کی اس بیباکی اشتعال انگیزی اور جسارت کے خلاف جو اس نے سرکاری حکام کی طرف سے ممانعت کے باوجود حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور حضور کے خاندان کے مملوکہ رستوں پر گذرنے کی صورت میں کی پرزور مذمت کرتا اور اسے صریح فتنہ انگیزی کے مترادف قرار دیتا ہے

(۳) مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ مولوی فاضل نے حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا۔ یہ جلسہ افسران بالا سے توقع رکھتا ہے کہ وہ ان دونوں کے متعلق ضروری کارروائی کریں گے۔ اور اپنے طریق عمل سے ثابت کریں گے کہ ہمیں اس ضمن میں کسی مزید اجتماعی احتجاج کی ضرورت نہیں۔ اور ان واقعات سے پبلک میں جو ہیجان بپا ہے۔ اس کو فرد کرنے میں ہماری مدد کریں گے۔

ٹائیفائڈ فیور (تپ محرقہ) کا نسخہ

آج کل بعض مقامات پر تپ محرقہ بکثرت پھیل رہا ہے۔ موجودہ ڈاکٹری میں بظاہر اس کا کوئی شافی علاج نہیں۔ بجز اس کے کہ خاص احتیاط سے تیمارداری اور غور پرداخت کی جائے۔ گذشتہ دنوں خاکسار کا ایک بچہ قریباً دو ماہ تک اس میں مبتلا رہا۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کی درخواست کی گئی۔ تو حضور نے ازراہِ عنایت و شفقت دعا فرمانے کے ساتھ مندرجہ ذیل ہومیوپیتھک نسخہ بھی مرحمت فرمایا۔ جو نہایت مفید و سریع الاثر ثابت ہوا۔ جسے رفاہِ عام کے خیال سے پیش کیا جاتا ہے۔ ضروری ہے کہ ہر دو ادویات کسی قابل اعتبار جگہ سے خالص حاصل کی جائیں۔

(۱) TOGHBOISLINUM 200.X — ۱ دن میں ایک مرتبہ اور
(۲) PYROGINUM 30.X — ۲ دن میں تین مرتبہ دیں

خاکسار رشید احمد ارشد قادیان

چولہ بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بعض اعتراضات کے جواب

حضرت باوا نانک صاحب کا چولہ

حضرت بابا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا چولہ ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور میں آپ کی اولاد بیدی صاحبان کے ہاں بڑی عزت احترام کے ساتھ رکھا ہوا موجود ہے جس کی سیوا بیدی بھگوان سنگھ و سنت سنگھ صاحب وغیرہ کے سپرد ہے۔ ہر سال میلہ بڑی دھوم دھام سے لگتا ہے ہزاروں یاتری جتھوں کی صورت میں دور دراز سے پاپیادہ درشنوں کو آتے منتا مانتے نذر و نیاز اور چڑھاوے چڑھاتے متھا ٹیکتے اور شردھا کے پھول چڑھاتے ہیں پجاریوں کو ہزاروں روپوں کی آمدنی ہوتی ہے چولہ مبارک ایک آہنی صندوق میں جو ایک خوبصورت الماری میں لگا ہوا ہے رکھا ہے اور اس پر سینکڑوں رومال چڑھے ہوئے ہیں جن میں سے کئی ایک آپ کی ہمشیرہ صاحبہ بی بی نانکی جی اور ایک مہاراجہ رنجیت سنگھ اور ایک دیوان موتی رام کا بتایا جاتا ہے۔

چولہ صاحب کی زیارت کراتے وقت مجاور رومالوں کا تعارف کراتے جاتے ہیں۔ جس مکان میں چولہ صاحب ہے۔ اس کو مندر چولہ صاحب کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

خالصہ سماچار کا اعتراض

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحقیق کر کے بحوالہ جنم ساکھی بھائی بالا ثابت کیا ہے۔ کہ یہ چولہ آپ کو خدا تعالےٰ کی طرف سے ملا تھا بھائی سیوا سنگھ صاحب ایڈیٹر اخبار خالصہ سماچار امرتسر نے اس پر خامہ فرسائی کرتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ کہ یہ چولہ بابا نانک صاحب کو خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں ملا۔ بلکہ بغداد کے خلیفہ نے آپ کو پہنایا تھا اور سکھوں میں بطور یادگار کے آج تک چلا آتا ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

بھائی گیان سنگھ جی گیانی اپنی مشہور کتاب خالصہ تواریخ میں اس چولہ کی نسبت یوں ارقام کرتے ہیں۔

بغداد کے حاکم کے کوئی اولاد نہ ہوتی تھی اس نے بہت سے فقیروں کو جمع کر کے کہا کہ تم اپنی دعا یا کرامت سے میری اس خواہش کو پورا کرو فقیر خاموش رہے جس پر سب کو جیل میں ڈال دیا۔ گورو نانک صاحب اس واقعہ سے آگاہ ہو کر وہاں پہنچے اور حاکم کو بے گناہ فقیروں کو چھوڑنے کے لئے کہا اور بتایا کہ اس کے لڑکا ہوگا حاکم کی عورت حاملہ ہوئی گورو صاحب کے لئے پیراہن تیار کیا جس پر قرآن کی آیات مرقوم تھیں ۹ ماہ بعد حاکم کے گھر لڑکا پیدا ہوا۔ اس نے کئی قیمتی جواہرات کے علاوہ بیگم کا تیار کیا ہوا چولہ گورو صاحب کی نذر کیا گورو صاحب نے جواہرات لینے سے انکار کر دیا۔ حاکم نے نہایت خلوص دل اور عجز سے کم سے کم چولہ لینے کی عرض کی جس کو گورو صاحب نے منظور فرمایا۔ (چولہ صاحب صـ۳)

جواب

ہمارا جواب یہ ہے کہ اگر بھائی صاحب تواریخ گورو خالصہ کی عبارت میں تحریف نہ کرتے تو چولہ صاحب کے متعلق سکھ مورخ کی غلط بیانی اور فرضی داستان کی حقیقت کھل جاتی بھائی گیان سنگھ صاحب گیانی کی اصل عبارت میں خلیفہ بغداد لکھا ہے اور اس کا نام "بکر" بتایا گیا ہے۔ لیکن بھائی سیوا سنگھ صاحب نے خلیفہ کی بجائے حاکم لکھ دیا اور نام کا ذکر تک نہیں کیا جس کی وجہ یہ ہے کہ بابا نانک صاحب کے وقت خلفاء نہیں ہوا کرتے تھے۔ خلفائے بنی عباس کی خلافت ۶۵۵ھ ہجری میں ختم ہو چکی تھی اور بابا صاحب کے وقت شہر بغداد سلاطین عثمانیہ قسطنطنیہ کی قلمرو میں داخل تھا اور ان دنوں سلطان سلیمان تخت پر جلوہ گر تھا۔ (دیکھو حاشیہ جنم ساکھی پہلی پادشاہی کی صـ۹۱ مصنفہ لالہ دیا رام) پس بھائی سیوا سنگھ صاحب کا پیش کردہ حوالہ غلط ٹھہرا۔ اور جب اس وقت کوئی خلیفہ ہی نہیں تھا تو اس کے ہاں اولاد نہ ہونا اور فقیروں کو جیل میں ڈالنا اور بابا نانک کا ان کو رہا کرانا اور ۹ ماہ بعد بچہ پیدا ہونا اور بیگم کا چولہ پیش کرنا سب داستان غلط اور بے ثبوت ٹھہری۔ نہ معلوم گیانی گیان سنگھ صاحب نے یہ قصہ کس کتاب سے نقل کیا ہے اور بھائی سیوا سنگھ نے بلا سوچے سمجھے اس کو کیوں پیش کر دیا۔ ہم سکھ صاحبان کو کھلی دعوت دیتے ہیں کہ وہ گیان سنگھ صاحب کے پیش کردہ قصہ کو سچا ثابت کریں ورنہ دنیا جان لے گی کہ یہ سارا افسانہ محض چولہ کی صداقت کو چھپانے کے لئے سکھ مورخ نے گھڑا ہے گیانی گیان سنگھ صاحب نے چولہ صاحب کے ساتھ ٹوپی کا بھی ذکر کیا ہے کہ بیگم نے چولہ صاحب اور ایک ٹوپی بابا نانک صاحب کو پہنائی۔ (دیکھو تواریخ گورو خالصہ صـ۲۹۰ مصنفہ گیانی گیان سنگھ گیانی مطبوعہ کیکسٹن پریس انارکلی لاہور ۱۸۹۶ء) اصل عبارت حسب ذیل ہے

[illegible]

مگر نئے ایڈیشنوں میں "ٹوپی" کا لفظ اڑا دیا گیا ہے۔ ناظرین غور فرمائیں کہ اگر گیانی گیان سنگھ صاحب کی بات کو درست تسلیم کیا جائے تو چولہ صاحب کے ساتھ ٹوپی کا ہونا ضروری ہے لیکن چولہ صاحب تو بیدی صاحبان کے ہاں موجود ہے اور ٹوپی کا نام و نشان تک نہیں ملتا۔ غالباً اسی لئے تواریخ گورو خالصہ کے نئے ایڈیشنوں میں تحریف کر کے ٹوپی کا لفظ حذف کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ سارا واقعہ ہی فرضی ہے۔

ریشمی چولہ

گیان سنگھ جی گیانی مصنف تواریخ گورو خالصہ نے چولہ صاحب کے ذکر میں کئی ایک غلط بیانیوں سے بھی کام لیا ہے جس کو بھائی سیوا سنگھ صاحب نے چھپانے کی ناکام کوشش کی ہے۔ مثلاً پہلے یہ کہا کہ بغداد کا ایک خلیفہ تھا۔ پھر اس کا فرضی نام بھی گھڑنا پڑا اور بعد میں یہ کہہ دیا کہ اس نے ریشمی کپڑے کا چولہ بنایا (دیکھو تواریخ گورو خالصہ صـ۲۹۰) اب فیصلہ آسان ہے مصنف تواریخ گورو خالصہ اور بھائی سیوا سنگھ کی صداقت کا پتہ آسانی سے لگ جاتا ہے۔ جو چولہ صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کیا ہے اور سکھ صاحبان کے ہاں ڈیرہ بابا نانک میں موجود ہے وہ سوتی کپڑے کا بنا ہوا ہے۔

خلیفہ بکر

گیان سنگھ صاحب گیانی نے اپنی کتاب تواریخ گورو خالصہ میں بغداد کے فرضی خلیفہ کا نام "بکر" لکھا ہے جو سراسر غلط اور بے ثبوت ہے نہ اس وقت بغداد میں خلفاء ہوتے تھے اور نہ ہی اس نام کا کوئی شخص اس وقت حکمران تھا برعکس اس کے بھائی ٹھاکر سنگھ نے اپنی کتاب "سری گورو دوارے درشن" میں خلیفہ بغداد کی بجائے بادشاہ بغداد لکھ کر اس کا نام سلیم بتایا ہے (دیکھو سری گوردوارے درشن صـ۱۸۵) ناظرین غور فرمائیں۔ اس طرح فرضی باتیں بنا کر اپنی کتابوں میں درج کر کے حقیقت کو چھپانے کی کوشش کرنا مذہبی اور اخلاقی دنیا میں کہاں تک درست ہو سکتا ہے۔

نقاشی چولہ

مصنف تواریخ گورو خالصہ نے لکھا ہے۔

"چولہ جو ہن ڈیرے بابے نانک دے عطر سنگھ بیدی دے گھر ہے جے اس اُتے نقاشی دیاں آیتاں ہن تاں اُہو ہے جے گیا ہے ہن تاں کسی ہور مسلمان فقیر دا ہے۔"

(حاشیہ تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۶۲)
مطلب اس کا یہ ہے۔ کہ جو چولہ ڈیرہ بابا نانک میں ہے۔ اگر تو اس پر نقاشی کی آیات مرتع وہی بغداد والا چولہ ہے۔ اگر چھپی ہوئی آئتیں ہیں۔ تو وہ کوئی اور چولہ ہے۔ اب بھائی سیوا سنگھ صاحب اور ان کے ساتھیوں کے لئے آسان ہے۔ وہ چولہ مبارک دیکھا جا سکتا ہے۔ اگر اس پر نقاشی کی آیات ہوں۔ تو بہتر ورنہ سیوا سنگھ اور گیان سنگھ کا دعویٰ غلط ہوگا۔ گیان سنگھ جی گیانی خود اپنی تواریخ گورو خالصہ اردو میں اس فرضی خلیفہ اور اس کی بیگم کے تیار کردہ چولہ پر لکھی ہوئی آئتیں تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ مرقوم ہے "جب گورو نانک صاحب چلنے لگے تو خلیفہ نے ان کو ایک جامہ جس پر کئی زبانوں میں قرآن شریف وزبور وغیرہ کی آئتیں منقش تھیں نذر کیا ...... یہ چولہ اب تک ڈیرہ بابا نانک میں موجود ہے۔ صفحہ ۶۲

ناظرین غور فرمائیں خود ہی گیانی گیان سنگھ صاحب کہتے ہیں۔ کہ اگر اس چولہ صاحب پر جو ڈیرہ بابا نانک میں ہے نقاشی آیات ہیں۔ تو وہ اصلی بغداد والا چولا ہے۔ ورنہ کسی اور مسلمان کا ہوگا۔ برعکس اس کے خود ہی اُردو تواریخ میں لکھ دیا کہ جو چولہ صاحب بغدادی خلیفہ نے دیا تھا۔ اس پر قرآن شریف اور زبور کی آیات منقش تھیں۔ یعنی لکھی ہوئی تھیں۔ اور وہی چولہ آجتک ڈیرہ بابا نانک میں موجود ہے۔

دوسری گواہی

چودھری کرتار سنگھ صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر "جغرافیہ ضلع گورداسپور" میں لکھتے ہیں۔

"جو چولہ باباجی کو خلیفہ بغداد نے نذر دیا اُس پر عربی میں قرآن شریف کی آئتیں لکھی ہوئی ہیں"۔ صفحہ ۱۰۱

سردار کرتار سنگھ صاحب نے تسلیم کیا ہے۔ کہ چولہ پر آیات قرآنی لکھی ہوئی ہیں۔ پس اگر اس فرضی بیگم والا چولا ہوتا۔ تو آیات منقش چاہیئے تھیں۔

تیسری گواہی

لالہ ملکھراج صاحب مینیجر سناتن دھرم سکول گورداسپور اپنی کتاب نظارہ ضلع گورداسپور میں لکھتے ہیں۔

چولا صاحب پر قرآن شریف کی آئتیں لکھی ہوئی ہیں۔ صفحہ ۳۸

چوتھی گواہی

لالہ سنت رام صاحب دھرمکوٹی اپنے ٹریکٹ استت میلہ چولہ صاحب میں لکھتے ہیں:

"عربی اس پر لکھی تمام"

پانچویں گواہی

بھائی ٹھاکر سنگھ صاحب گیانی اپنی کتاب سری گورو وارے درشن میں لکھتے ہیں

"ਚੋਲਾ ਸਾਹਿਬ ਜਿਸ ਉਤੇ ਅਰਬੀ ਦੇ ਅੱਖਰ ਲਿਖੇ ਹੋਏ ਹਨ।"
(ਪੰਨਾ ੫੮)

چولہ صاحب جس پر عربی کے الفاظ لکھے ہوتے ہیں۔ صفحہ ۵۸۱

اسی طرح بھائی سنتوک سنگھ صاحب نے اپنی کتاب نانک پرکاش ادھیائے ۱۷، جنم دیش اور سری چند کو پرسنگ وباوا نہال سنگھ صاحب کھلا اپنی کتاب "خورشید خالصہ" صفحہ ۶۲ و جیونی سری چند دینڈت۔ جگدیش رام فقیر لائل پور اپنے ٹریکٹ نیا قصہ چولہ صاحب پر لکھتے ہیں۔ کہ چولہ صاحب پر آیات لکھی ہوئی ہیں۔ لیکن نقاشی یعنی کاڑھنے کا کہیں ذکر نہیں۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ چولہ بغداد کے فرضی خلیفہ اور اس کی بیگم کا تیار کردہ نہیں۔

چولہ پر کئی زبانوں کے حروف

مصنف تواریخ گورو خالصہ جناب گیان سنگھ جی گیانی تحریر فرماتے ہیں۔

جب گورو نانک صاحب بغداد سے چلنے لگے تو خلیفہ نے انکو ایک جامہ جس پر کئی زبانوں میں قرآن شریف وزبور وغیرہ کی آئتیں منقش تھیں نذر کیا۔ جس کو گورو نانک صاحب اپنے ساتھ لے آئے یہ چولہ اب تک ڈیرہ بابا نانک میں موجود ہے۔ صفحہ ۶۲

فرضی خلیفہ اور اس کی فرضی بیگم کا کئی زبانوں میں قرآن مجید اور زبور کی آیات کو منقش کرنا انسانی عقل سے بالا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بات بھی قیاس سے باہر ہے۔ کہ ایک عورت کئی زبانیں جانتی ہو۔ اور پھر اس پر حمل کا بار ہو۔ اور وہ اتنی مشقت برداشت کر سکے۔

پیارے ناظرین یہ ساری داستان سکھ مصنف نے چولہ صاحب کی صداقت کو چھپانے کی غرض سے بنائی ہے۔ بھائی سیوا سنگھ صاحب کا ان کو اپنی تائید میں پیش کرنا قطعاً مناسب نہیں۔ وہ تھوڑی سی تکلیف گوارا کر کے ڈیرہ بابا نانک تشریف لے جائیں۔ اور چولہ کے درشن کریں۔ تو انہیں گیان سنگھ جی کی تحریر کی لغویت معلوم ہو جائے۔ چولہ سوتی کپڑے کا ہے۔ اور اس پر کئی زبانوں کے حروف نہیں۔ بلکہ صرف عربی زبان میں قرآن شریف کی آیات ہیں وہ نقاشی یعنی کشیدہ کاری نہیں۔ بلکہ خوشخط قلم سے لکھا ہوا ہے۔ (باقی) خاکسار گیانی واحد حسین

رسالہ ریویو اردو مفت

رسالہ ریویو اردو تین ایسے غیر مسلم اصحاب کے نام جنہیں مذہبی تحقیق کا شوق ہو۔ ایک سال کے لئے صرف آٹھ آنہ اخراجات ڈاک وغیرہ ادا کرنے پر جاری کیا جائیگا۔ ان کی قیمت جناب سید ولایت شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ نے ادا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ (جزاہ اللہ خیراً) اس لئے احباب جماعت سے گذارش ہے۔ کہ ایسے اصحاب کے پتوں سے مطلع فرمائیں۔ تا ان کے نام رسالہ جاری کیا جائے۔ آٹھ آنے پیشگی آنے چاہئیں۔

مینیجر رسالہ ریویو اردو

قابل توجہ سیکرٹریان وصایا امراء و پریذیڈنٹ صاحبان

ابھی تک تمام جماعتوں کی طرف سے موصیوں کے متعلق رپورٹیں دفتر میں نہیں پونچیں۔ جس جماعت نے ابھی تک رپورٹ نہیں بھیجی۔ وہ فوراً بھیج دے۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

شملہ ۲۳ اگست۔ آج مرکزی اسمبلی میں فوجی بل پاس ہو گیا۔ مسلم لیگ نے چار ترامیم پیش کیں۔ اول یہ کہ صرف ان کے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا۔ جو دیدہ دانستہ فوج میں غدر پھیلانے یا بھرتی کو روکنے کے لئے پروپیگنڈا کریں۔ سزائے قید دو کے بجائے ایک سال کر دی جائے کسی شخص کے خلاف مقدمہ اس کے صوبہ کی حکومت سے مشورہ کے بعد چلایا جائے اور چوتھے اس قانون کے لفاذ کا اختیار صوبجاتی حکومتوں کو دیا جائے۔ چنانچہ یہ چاروں ترامیم منظور ہو گئیں۔

لکھنؤ ۲۳ اگست ضلع فیض آباد کے موضع ٹانڈا میں ہندوؤں نے ایک جلوس نکالا۔ جس کا رستہ ہمیشہ کے معمول کے خلاف تھا مسلمانوں نے اس پر اعتراض کیا۔ اور جلوس کا رستہ روک کر کھڑے ہو گئے۔ ہجوم نے پولیس پر پتھر برسائے جس سے بعض سپاہی مجروح ہو گئے۔ پولیس نے مسلمانوں پر گولی چلا دی۔ جس سے چھ آدمی زخمی ہوئے۔ ایک کی حالت نازک ہے۔

لاہور ۲۳ اگست۔ پنجاب گورنمنٹ نے گورمکھی کی ایک کتاب "دکھی دنیا" کو پریس ایکٹ کے ماتحت ضبط کر لیا ہے اس کا مصنف کرتار سنگھ نامی ایک سوشلسٹ ہے۔

لکھنؤ ۲۳ اگست۔ سیلاب زدہ لوگوں کی امداد کے لئے یو پی گورنمنٹ نے ۷۵ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

کراچی ۲۳ اگست۔ سندھ میں کانگرسی وزارت کے قیام کی تجویز کے لئے سردار پٹیل آج یہاں پہنچ گئے۔ شہر میں ان کا جلوس نکالا گیا۔ بذریعہ تار مولانا آزاد سے بھی یہاں پہنچنے کی درخواست کی گئی ہے۔ جس کے جواب میں انہوں نے بذریعہ ہوائی جہاز جلد پہنچنے کی اطلاع دی ہے۔

لکھنؤ ۲۳ اگست۔ ایک پارلیمنٹری سیکرٹری پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ اس نے اپنے ایک رشتہ دار سے جو تعلقہ دار ہے۔ اور ڈاکہ کے مقدمہ میں شامل تھا۔ تیس ہزار روپیہ بطور رشوت لے کر حکام ضلع پر زور ڈالا کہ اسے زیر تفتیش ہی نہ رکھیں۔ اس معاملہ کی تحقیقات کے لئے دو وزیر مقرر کئے گئے ہیں۔

شملہ ۲۳ اگست۔ اس ماہ کے آخر میں بمبئی میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا ایک اجلاس منعقد ہو رہا ہے کیونکہ ممبروں کی مطلوبہ تعداد نے اس کا مطالبہ کیا ہے انہوں نے درخواست کی ہے۔ کہ ڈاکٹر کھارے کا کیس آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے سامنے پیش کیا جائے۔ اور تمام مسئلہ پر نظر ثانی کی جائے۔ یہ رائے تقویت پکڑ رہی ہے کہ ڈاکٹر کھارے کو ضرورت سے زیادہ سزا دی گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ورکنگ کمیٹی اور آل انڈیا کانگرس کمیٹی میں اس معاملہ میں تصادم ہو جائے گا۔

پیرس ۲۳ اگست۔ حکومت فرانس نے ارادہ کیا ہے کہ ایک لاکھ چھبیس ہزار ٹن کے جنگی جہاز بہت جلد تعمیر کئے جائیں تا ۱۹۴۲ء تک فرانس کی بحری طاقت اطالیہ کے مقابلہ میں ۵۰ ہزار ٹن اور جرمنی کے مقابلہ میں ایک لاکھ ۲۰ ہزار ٹن زیادہ ہو جائے۔

پیرس ۲۳ اگست۔ شرح تبادلہ کے متعلق حکومت نے جس نئی پالیسی کا کل اعلان کیا ہے۔ اس سے اختلاف کی بناء پر دو وزراء نے استعفے داخل کر دیئے ہیں۔

کلکتہ ۲۳ اگست۔ برما سے ڈہائی سو پناہ گزین مسلمانوں کا ایک اور جتھا آج یہاں پہنچا۔ اسمبلی کا اجلاس بھی شروع ہو رہا ہے۔ جس میں برما کے حالیہ فسادات پر بحث کے لئے التواکی کئی تحریکات نیز وزارت پر عدم اعتماد کی تحریک کا نوٹس بھی دیا گیا ہے۔

شملہ ۲۳ اگست۔ پنجاب گورنمنٹ نے امرتسر کے کسان مورچہ کے چھیالیس قیدیوں کی رہائی کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ باقی قیدی بھی عنقریب رہا کر دیئے جائیں گے۔

الہ آباد ۲۳ اگست۔ وزیر تعلیم نے آج ایک ایڈریس کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے سکولوں میں پڑھانے کے لئے تاریخ کی ایک ایسی کتاب تیار کرنی چاہیئے جس میں ہندو اسلامی اور انگریزی عہدوں کا کوئی امتیاز نہ رہے۔ نیز بتایا کہ یو پی گورنمنٹ نے مرکزی حکومت سے درخواست کی ہے کہ اسے نوجوانوں کی تربیت کے لئے ملٹری ٹریننگ یونیورسٹی کھولنے کے لئے مدد دی جائے۔

امرتسر ۲۳ اگست۔ امرتسر میں کسانوں کی ایجی ٹیشن کے لیڈر بابا نرم سنگھ کو ان کے گاؤں میں نظر بند کر دیا گیا ہے ایک سال تک وہ نہ کہیں آ جا سکتے ہیں نہ کسی تحریک میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اور نہ تقریر کر سکتے ہیں۔

بلگریڈ ۲۳ اگست۔ ایک سال کی متواتر گفت و شنید کے بعد ریاستہائے بلقان اور ہنگری میں یہ معاہدہ ہوا ہے کہ وہ ایک دوسرے پر حملہ نہیں کریں گے

پٹیالہ ۲۳ اگست۔ سنتے ہیں مہاراجہ صاحب دسہرہ کی تعطیلات میں ایک دربار منعقد کرنا چاہتے ہیں۔ جس کے لئے سولہ لاکھ روپیہ منظور ہوا ہے

کانپور ۲۳ اگست۔ مزدور سبھا کے دفاتر پر کمیونسٹ گروپ نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب اپنی مرضی کے مطابق ٹریڈ یونین کی تحریک چلائیں گے۔

پراگ ۲۳ اگست۔ چیکوسلواکیہ کا قضیہ طے کرنے کے لئے لارڈ رنسی مین نے تجویز کی ہے کہ اسے خود مختار صوبوں میں تقسیم کر دیا جائے اور یہ تقسیم نسلی لحاظ سے ہو

بمبئی ۲۳ اگست۔ ہندوستان کا طبی وفد چینیوں کی امداد کے لئے ۲۹ اگست کو روانہ ہوگا جسے الوداع کہنے کے لئے سردار پٹیل کی صدارت میں ایک عظیم الشان جلسہ ہو گا۔ اس کے ساتھ کانگرسی جھنڈا بھی ہو گا۔ جو محاذ جنگ میں بھی ساتھ رہے گا۔

لکھنؤ ۲۳ اگست۔ یو پی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ مقروض سرکاری افسروں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ چنانچہ اس کے متعلق تحقیقات شروع ہو چکی ہے

کلکتہ ۲۳ اگست وزیر اعظم نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اسمبلی میں بیان کیا۔ کہ واردھا سکیم ناقابل عمل ہے اس لئے بنگال میں اس کا تجربہ نہیں کیا جائے گا۔

نئی دہلی ۲۳ اگست۔ میونسپلٹی کے ساتھ ایک مندر کی ملکیت کے متعلق ہندوؤں کا جو اختلاف ہے۔ اس کے سلسلہ میں ہندوؤں نے ستیہ گرہ شروع کر دی ہے اور جتھے بھیجنے لگے ہیں۔ آج پہلا جتھہ گرفتار کر لیا گیا۔

رنگون ۲۳ اگست۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اخبارات کو مکرر تنبیہ کی ہے۔ کہ فسادات کے متعلق خبروں کی اشاعت نہ کریں۔

لنڈن ۲۳ اگست۔ جرمنی کے ایک جنرل نے جو حال میں ہانکو (چین) سے واپس آیا ہے۔ بیان کیا کہ اگر ضرورت ہوئی۔ تو چین ۵۰ سال تک جنگ جاری رکھ سکتا ہے۔ لیکن جاپان زیادہ عرصہ کے لئے سپاہی مہیا نہیں کر سکتا

حیدر آباد دکن ۲۳ اگست حکومت نظام کے زیر غور یہ تجویز ہے کہ سکولوں اور کالجوں میں "جسمانی تربیت" کو لازمی قرار دیا جائے۔

دیوبند ۲۳ اگست۔ کرشن لیلا کے جلوس کی اجازت نہ ملنے پر ہندوؤں نے ہڑتال کی۔ اور جتھے بھیجنے شروع کر دیئے ہیں۔ اس وقت تک ۱۰۰ ہندو گرفتار ہو چکے ہیں۔

رنگون ۲۳ اگست۔ برما اسمبلی میں ایک تحریک التوا کے دوران میں اس قدر شور و شر ہوا۔ کہ سپیکر کو ایک گھنٹہ کے لئے اجلاس برخواست کرنا پڑا۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی